18اپریل1961

ازعدالت الاعظمیٰ

ابیناش چندر بنرجی اور دیگران

بنام

اترپارا ہیتا کری سبھا اور دیگران

(بی سنہا، چیف جسٹس، کے سبّا راؤ، راگھو بر دیال اور جے آر مدھولکر، جسٹسز)

وصیت ۔توضیع۔ وصیت کرنے والا وارثوں کو مناسب طریقے سے آدھی آمدنی خیرات کو ادا کرنے کی ہدایت کے ساتھ دینا۔ چاہے اعتماد پیدا ہو یا معاوضہ۔

ایک پی 1874 میں کافی جائیداد چھوڑ کر مر گیا۔ انہوں نے ایک وصیت بھی چھوڑی جس میں کئی ہنگامی حالات فراہم کیے گئے تھے؛ پہلے مدعا علیہ کو ہر ہنگامی صورت حال کے تحت سود دیا گیا تھا جسے ہنگامی صورت حال سے بڑھا کر ہنگامی صورت حال کر دیا گیا تھا۔ آخری ہنگامی صورت حال کے تحت پوری جائیداد وارثوں کو اس ہدایت کے ساتھ دی گئی تھی کہ جائیداد کی آمدنی کا آدھا حصہ پہلے مدعا علیہ کو دیا جائے۔ وارثوں نے دعوی کیا کہ اس ہدایت نے محض ایک الزام پیدا کیا ہے نہ کہ آدھی جائیداد کا اعتماد۔

مانا کہ اس سمت نے الزام لگانے کے بجائے ایک اعتماد پیدا کیا۔ خیراتی ادارے کو مستقل تصور کیا گیا تھا اور اس کے لیے باقاعدہ ادائیگیاں حاصل کرنا ضروری تھا۔ وصیت کا واضح طور پر ارادہ تھا کہ وارث باقاعدگی سے پہلے مدعا علیہ کو آدھی آمدنی ادا کریں تاکہ مخصوص خیراتی ادارے مستقل طور پر جاری رہ سکیں۔ یہ مقصد حاصل نہیں کیا جا سکتا اگر سمت محض ایک الزام پیدا کرے نہ کہ اعتماد۔

کمشنر آف چیریٹیبل ڈونیشنز اینڈ بیکوسٹس بنام وایبرانٹس،(1845) 69 آر آر 278 اور بیلی بنام ایکنز، 7 آیات319،کاحوالہ دیا گیا ہے۔

دیوانی اپیل کا عدالتی فیصلہ : 1958 کی دیوانی اپیل نمبر147۔

1955 کی خصوصی اپیل نمبر 36 میں الہ آباد ہائی کورٹ کے 4 جنوری 1955 کے فیصلے اور فرمان سے اپیل۔

اپیل گزاروں کی طرف سے اے وی وشوناتھ شاستری، سی پی لال اور جی جی ماتھر۔

کے بی باگچی، پی کے بوس کیلئے ایس این مکھرجی، مدعا علیہ نمبر 1 کے لیے۔

18 اپریل 1961 عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے سنایا گیا۔

جسٹس سبّا راؤ۔ سرٹیفکیٹ کے ذریعے یہ اپیل ایک ایسے وصیت کی توضیع کا سوال اٹھاتی ہے جسے پیارے موہن بینرجی نے انجام دیا تھا۔

اس اپیل سے پیدا ہونے والے حقائق ایک چھوٹے سے قطب نما میں ہیں اور وہ مندرجہ ذیل ہیں: پیارے موہن بینرجی کا اکتوبر 1874 میں انتقال ہو گیا اور وہ اپنے پیچھے کافی جائیداد چھوڑ گئے۔اس نے 12 فروری 1874 کو ایک وصیت پر عمل درآمد کیا، جس میں مختلف وصیت کی گئی، جس میں پہلے مدعا علیہ، اتر پارہ ہٹا کری سبھا کو کچھ رقم کی ادائیگی بھی شامل تھی۔ان کی موت کے بعد، ان کی بیوہ نے 25 مارچ 1945 کو اپنی موت تک جائیداد کو زندگی بھر کے لیے اپنے پاس رکھا۔اس کے بعد، جائیداد اپیل گزاروں کے قبضے میں چلی گئی، جو وصیت کرنے والے کے قانون کے وارث ہیں۔ 17 مارچ 1950 کو، پہلے مدعا علیہ، اتر پارہ ہٹا کری سبھا (جسے اس کے بعد سبھا کہا جاتا ہے) نے الہ آباد کی ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر میں آفیشل ٹرسٹیز ایکٹ (ایکٹ II آف 1913) کی دفعہ 10 کے تحت ایک درخواست دائر کی جس میں دعوی کیا گیا کہ آنجہانی پیارے موہن بینرجی نے اپنی مرضی سے ایک ٹرسٹ بنایا

تھا اور دعا کی تھی کہ ٹرسٹ کی جائیدادوں کے ٹرسٹی کے طور پر ایک سرکاری ٹرسٹی کا تقرر کیا جائے۔ یہ 1950 کے عہدنامہ کیس نمبر 9 کے طور پر درج کیا گیا تھا۔ اپیل گزاروں نے سبھا کے دعوے کو چیلنج کیا اور دلیل دی کہ دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ، وصیت کنندہ کی طرف سے کوئی اعتماد پیدا نہیں کیا گیا تھا اور یہ کہ اپیل کنندہ، وصیت کنندہ کے قانونی وارث ہونے کے ناطے، اس کی طرف سے چھوڑی گئی پوری جائیداد کے وارث ہونے کے حقدار ہیں۔ موتھم جسٹس، جیسا کہ وہ اس وقت تھے، جنہوں نے پہلی بار مذکورہ پنجرے کی سماعت کی، نے مؤقف اختیار کیا کہ ان کی آخری مرضی تک پیارے موہن بینرجی نے سبھا کے حق میں ایک ٹرسٹ تشکیل دیا، اور سرکاری ٹرسٹی کو پیارے موہن بینرجی کی طرف سے چھوڑی گئی تمام جائیدادوں کا ٹرسٹی مقرر کیا جو درخواست کے شیڈول بی میں بیان کیا گیا ہے۔ اپیل پر، مذکورہ ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ، جس میں ملک، چیف جسٹس، اور اگروالا جسٹس شامل تھے، نے چیف جسٹس موتھم سے اتفاق کیا، کہ ایوان کے حق میں ایک ٹرسٹ بنایا جائے گا؛ لیکن دانشور ججوں نے فیصلہ دیا کہ ایوان مذکورہ وصیح کی جائیداد سے متعلق نقد اور جائیدادوں میں صرف آدھے حصے کا حقدار ہے، اور سرکاری ٹرسٹی کو صرف مذکورہ حصے کے حوالے سے ٹرسٹی مقرر کیا: اس بنیاد پر مناسب ہدایات دی گئیں۔ پہلے مدعا علیہ نے اس موقف کو قبول کر لیا، لیکن اپیل گزاروں، یعنی قانون کے وارث ہونے کا دعوی کرنے والے افراد نے ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف موجودہ اپیل کو ترجیح دی جہاں تک کہ یہ ان کے خلاف گیا۔

اپیل گزاروں کے فاضل وکیل کا کہنا ہے کہ وصیت کے تحت ٹرسٹ نہیں بلکہ پہلے مدعا علیہ کے حق میں صرف ایک الزام بنایا گیا تھا اور اس لیے پہلا مدعا علیہ ایکٹ کی دفعہ 10 کی دفعات کی مدد نہیں کر سکتا تھا۔ ایکٹ کی دفعہ 10 میں کہا گیا ہے :

"(1) اگر کوئی جائیداد کسی ٹرسٹ کے علاوہ کسی اور ٹرسٹ کے تابع ہے جسے سرکاری ٹرسٹی کو اس ایکٹ کی دفعات کے تحت قبول کرنے سے منع کیا گیا ہے، اور ہائی کورٹ کے عام یا غیر معمولی اصل سول دائرہ اختیار کی مقامی حدود میں کوئی ٹرسٹی ٹرسٹ میں کام کرنے کے لیے تیار یا قابل نہیں ہے، تو ہائی کورٹ درخواست پر سرکاری ٹرسٹی کی اس نام سے تقرری کا حکم اس طرح کی جائیداد کا ٹرسٹی بننے کی رضامندی کے ساتھ دے سکتی ہے۔

یہ عام بات ہے کہ اگر وصیت ایک ٹرسٹ بناتی ہے، تو یہ دفعہ میں مذکور مستثنیات میں سے کسی ایک کے تحت نہیں آئے گی۔ لہٰذا، واحد سوال یہ ہے کہ آیا وصیت نے پہلے مدعا علیہ کے حق میں ٹرسٹ بنایا یا چارج۔

ٹرسٹ اور چارج کے تصورات اچھی طرح سے بیان کیے گئے ہیں۔ٹرسٹ "ایک ذمہ داری ہے جو جائیداد کی ملکیت سے منسلک ہوتی ہے، اور مالک کے ذریعے کسی دوسرے، یا کسی دوسرے اور مالک کے فائدے کے لیے رکھے گئے اور قبول کیے گئے یا اس کے ذریعے اعلان کردہ اور قبول کیے گئے اعتماد سے پیدا ہوتی ہے۔" جہاں ایک شخص کی جائیداد کو دوسرے کو رقم کی ادائیگی کے لیے ضمانت بنایا جاتا ہے، کہا جاتا ہے کہ مؤخر الذکر شخص کے پاس جائیداد پر چارج ہوتا ہے۔ دونوں تصورات کے درمیان حدود کی اچھی طرح سے حد بندی کی گئی ہے؛ لیکن، اکثر، عدالتوں کو کسی خاص دستاویز کو کسی نہ کسی زمرے میں رکھنے کے لیے اس کی تشریح کرنے میں کافی مشکل پیش آتی ہے۔ انگلینڈ میں بھی اسی مشکل کا سامنا کرنا پڑا۔ اس موضوع پر کچھ مستند نصابی کتابوں کے ذریعے ایک کو دوسرے سے نشان زد کرنے کے لیے مقرر کردہ امتحان زیر بحث مرضی کی تشکیل میں مفید ثابت ہوسکتا ہے۔ ہالسبری کے انگلینڈ کے قوانین، دوسرا ایڈیشن جلد 33 (لارڈ ہیلشم) میں، دونوں تصورات کے درمیان فرق صفحہ 98 پر اس طرح بیان کیا گیا ہے :

جہاں جائیداد کسی شخص کو اس شرط پر دی جاتی ہے کہ وہ کوئی خاص کام کرے یا کسی دوسرے شخص کو کوئی خاص فائدہ عطا کرے، تو یہ شرط ایک ٹرسٹ تشکیل دے سکتی ہے، اگر اسے جائیداد سے باہر کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے، یا اسے لازمی طور پر انجام دیا جانا چاہیے، اور مطمئن کیا جانا چاہیے، اور اس کے نتیجے میں جائیداد کے سلسلے میں ایک مخلصانہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ لیکن اسے ٹرسٹ کے طور پر نہیں سمجھا جائے گا اگر ایسا نہیں ہے اور شرط محض ایک ضمانت ڈیوٹی عائد کرتی ہے۔ اسی طرح، رقم یا اینیوٹی کی ادائیگی کی شرط پر زمین کا منصوبہ ٹرسٹ نہیں بناتا، حالانکہ اس سے الزام پیدا ہوسکتا ہے۔

الزام اپنے آپ میں ٹرسٹ پیدا نہیں کرتا ہے، لیکن یہ ایسا کرسکتا ہے اگر اسے دوسرے ٹرسٹ یا سیاق وسباق کے ساتھ جوڑا جائے بصورت دیگر اس کی ضرورت ہے۔ اس کے برعکس ایک ٹرسٹ محض ایک الزام ہوسکتا ہے۔"

لارڈ سینٹ لیونارڈز (سگڈن آن پاورز، 7واں ایڈیشن، صفحہ 122) بتاتے ہیں کہ، "جسے پرانے قانون کے مطابق شرط پر ایک منصوبہ سمجھا جاتا تھا، اب، شاید، تقریباً ہر معاملے میں، اعتماد پر فیس کے طور پر سمجھا جائے گا، اور اس توضیع کے ذریعے، وارث کی ٹوٹی ہوئی شرط کا فائدہ اٹھانے کے بجائے، سیسٹیو کیو ٹرسٹ ایکویٹی میں دعویٰ کے ذریعے ٹرسٹ کی پابندی پر مجبور کرسکتا ہے۔"

کمشنر آف چیریٹیبل ڈونیشنز اینڈ بیکوسٹس بمقابلہ وائبرانٹس ((1845) 69 آر آر 278) میں ایک وزیٹیٹر نے ٹرسٹیز اور ان کے وارثوں کو ٹرسٹ پر اراضی وضع کی تھی تا کہ جان وائچنبرانٹس کے استعمال کو عمر بھر کے لیے عطا کیا جا سکے اور اس کے باوجود چار سالانہ کے ساتھ الزام اور الزام کیا جا سکے، جن میں سے تین خیراتی اداروں کو اور چوتھی پارش کے غریبوں کو ادا کی جانی تھی۔ اس شق کی تشریح کرتے ہوئے لارڈ چانسلر نے صفحہ 285 پر کہا :

"ایک واضح اعتماد پیدا کرنے کے لیے ''ٹرسٹ'' کا لفظ استعمال کرنا یقینی طور پر ضروری نہیں ہے۔ میں یہ بتانا نہیں چاہتا کہ ہر الزام ایک اعتماد پیدا کرتا ہے، حالانکہ یہ ایک بوجھ عائد کرتا ہے؛ لیکن الزام ایک اعتماد پیدا کر سکتا ہے ؛ الزام کی نوعیت پر منحصر ہے۔ بیلی بمقابلہ ایکنز (7 ویس۔ 319,323) میں لارڈ ایلڈن نے کہا کہ انہیں یقین ہے کہ لارڈ تھرلو کی رائے یہ تھی کہ (قرضوں کا) معاوضہ جائیداد کا ایک منصوبہ ہے، ذیلی موقف اور اثر میں، قرضوں کی ادائیگی کے لیے اعتماد کے مطابق: اور یہ حکام کے موجودہ کی طرف سے حمایت کی ہے. خیراتی اداروں کے معاملے میں ''اصول'' کم طاقتور نہیں ہے، خاص طور پر جہاں خیراتی ادارے ایک اتار چڑھاؤ والے، غیر یقینی جسم کے لیے ہوتے ہیں، جیسے کسی پیرش کے غریب۔ گواہی دینے والا اس الزام کے تابع جائیداد کسی ایک کو دیتا ہے۔ سالانہ رقم کون ادا کرے گا لیکن وہ شخص جو بوجھ کا ذمہ دار ہے: اور یہ، خیراتی ادارے کے معاملے میں، اسے خیراتی ادارے کے ٹرسٹی کے کردار سے متاثر کرتا ہے۔ مساوات کے قدیم اصول کے مطابق، کوئی بھی شخص خیراتی استعمال کے نوٹس کے ساتھ، اس کے ذمہ دار ہوئے بغیر، جائیداد حاصل نہیں کر سکتا تھا۔"

یہ حقیقت کہ ٹرسٹ کے تابع جائیداد کے سلسلے میں ٹرسٹی کے حق میں فائدہ مند سود بھی پیدا کیا جاتا ہے، لین دین کو ٹرسٹ سے کم نہیں بناتا ہے۔ قانون کسی شخص کو اجازت دیتا ہے کہ وہ اپنی جائیداد کسی تیسرے فریق یا خیراتی ادارے کے حق میں آمدنی کے ایک حصے کے حوالے سے کسی ٹرسٹ کے تابع کسی اور کو دے۔ اس موضوع پر لیوین آن ٹرسٹس میں صفحہ 133 پر بیان کیا گیا ہے؟

"اس موضوع پر کسی شخص کو کسی خاص مقصد کے لیے" فائدہ مند سود" دینے کے ارادے کے بغیر، اور فائدہ مند سود دینے کے نقطہ نظر کے ساتھ، لیکن کسی خاص حکم نامے کے تابع، ایک منصوبے کے درمیان فرق کا مشاہدہ کیا جانا چاہیے۔

اسی طرح، ٹیوڈر نے بھی خیراتی اداروں پر اپنی کتاب، 5ویں ایڈیشن میں، صفحہ 52 پر اسی اثر سے بہت کچھ کہا ہے :

" خیراتی ٹرسٹ کو صرف جائیداد کے کسی حصے سے منسلک کیا جا سکتا ہے، یا یہ آمدنی سے کی جانے والی مخصوص ادائیگیوں تک محدود ہو سکتا ہے، جیسا کہ متعدد معاملات میں جہاں جائیداد کسی کالج، یا میونسپل کارپوریشن، یا سٹی گلڈ کو ٹرسٹ پر دی گئی ہے یا اس ارادے سے کہ کچھ مخصوص خیراتی ادائیگیاں کی جائیں گی یا ان سے کچھ خیراتی ادائیگیاں وصول کی جائیں گی۔ ان صورتوں میں، جیسا کہ دیکھا جائے گا، عطیہ دہندگان ایک اصول کے طور پر فائدہ اٹھاتے ہیں، جو صرف مخصوص خیراتی ادائیگیوں کے تابع ہوتے ہیں۔"

مذکورہ جانچ اس بات کا پتہ لگانے کے لیے ایک گائیڈ فراہم کر سکتے ہیں کہ آیا کوئی دستاویز الزام یا ٹرسٹ بناتا ہے لیکن وہ توضیع کے بنیادی اصول کے تابع ہیں کہ ارادہ ظاہر کرنے کے لیے کافی زبان میں ٹرسٹ بنایا جا سکتا ہے، اور کوئی تکنیکی الفاظ ضروری نہیں ہیں۔ مذکورہ ارادے کو دستاویز کی دفعات کے منصفانہ پڑھنے سے جمع کیا جانا چاہیے۔

مذکورہ بالا بحث کی روشنی میں، آیئے وصیت کرنے والے کے واضح ارادے کا پتہ لگانے کے لیے وصیت کی دفعات پر نظر ڈالتے ہیں۔ وصیت پر عمل درآمد کے وقت اس کی ایک بیوی تھی، اور ایک بھتیجا تھا جس کا نام سیتل پرساد چٹرجی تھا، لیکن اس کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ اس کے بہت سے دوسرے قریبی رشتے دار اور منحصر تھے۔ اسے خیراتی طور پر بھی ٹھکانے لگایا گیا۔ اس نے اپنی بیوی، بھتیجے، رشتہ داروں اور خیراتی اداروں کے لیے مناسب فراہمی کرتے ہوئے وصیت پر عمل درآمد کیا۔ وہ اپنے ارادے کو دو طریقوں سے پورا کر سکتا تھا: وہ اپنی پوری جائیداد اپنی بیوہ اور بھتیجے کو وراثت میں دے سکتا ہے بشرطیکہ ان پر رشتہ داروں اور خیراتی اداروں کو کچھ رقم ادا کرنے کی واجب الادا ذمہ داری عائد ہو؛ یا، وہ مذکورہ جائیداد پر وصول کی جانے والی کچھ رقم کی ادائیگی کے تابع پوری جائیداد اپنی بیوہ اور بھتیجے کو دے سکتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس دستاویز کے ذریعے اس کا کیا ارادہ تھا؟ اس نے "ٹرسٹ" یا "الزام" کا لفظ استعمال نہیں کیا اور اس لیے ہمیں ارادہ صرف ان حالات سے حاصل کرنا چاہیے جو دستاویز پر عمل درآمد کے وقت اور اس میں پائی جانے والی زبانی مشقوں سے حاصل ہوتے ہیں۔ وصیت کے تحت وصیت کرنے والے نے مختلف ہنگامی حالات کے لحاظ سے درج ذیل وصیت کی: سب سے پہلے، جائیداد اس کی بیوی اور بھتیجے کو ان کی زندگی بھر کے لیے

مساوی حصص میں دی گئی تھی بشرطیکہ اس کے تمام قرضوں، سالانہ اور الزامز کی ادائیگی ہو؛ یہ قرضوں کی ادائیگی کے مقصد سے گورکھ پور ضلع کے ڈومری اور سکھیا میں کھڑے جنگل کی فروخت کے لیے بھی فراہم کی گئی ہے۔ دوسری ہنگامی صورت حال جو وصیت کرنے والے اور اس کے بھتیجے کے بیٹے یا بیٹے پیدا کرنے کے واقعے سے متعلق تھی ؛اس صورت میں، اس کی بیوی اور بھتیجے کی عمر کے بعد اس کے بھتیجے کے بیٹے یا بیٹوں کو ایک چوتھائی حصہ ملے گا بشرطیکہ وہ سالانہ اور الزامز کا ایک چوتھائی حصہ ادا کریں، اور باقی کا پورا حصہ اس کے بیٹے یا بیٹوں کو دیا جاتا تھا بشرطیکہ وہ سالانہ اور الزامز کا بقیہ تین چوتھائی حصہ ادا کریں۔ تیسری ہنگامی صورت حال جس کا تعلق وصیت کرنے والے کی کوئی اولاد نہ ہونے ،لیکن اس کے بھتیجے کے بیٹے ہونے سے تھا؛ اس صورت میں، اس کی بیوی اور بھتیجے کی موت کے بعد، اس کی ساری جائیداد مذکورہ بیٹے یا بیٹوں کے پاس جائے گی، بشرطیکہ مذکورہ سالانہ رقوم اور الزامز عائد ہوں۔ وصیت کرنے والے کے بچے ہونے اور بھتیجے کے بیٹے یا بیٹے نہ ہونے کی صورت میں، اس کی بیوی اور بھتیجے کی موت کے بعد، جائیداد اس کے بچوں کے پاس جائے گی بشرطیکہ وصیت کے پہلے حصے میں مذکور سالانہ اور الزامز کی ادائیگی ہو۔ آخری ہنگامی صورتحال پر غور کیا گیا کہ نہ تو وصیت کرنے والے اور نہ ہی اس کے بھتیجے کو کوئی مسئلہ تھا۔ اس صورت میں پوری جائیداد اس کے قانونی وارثوں کو دی گئی تھی بشرطیکہ وہ سالانہ اور الزامز کی ادائیگی کے تابع ہو۔ سبھا کے حق میں کی گئی وصیت کی مقدار ہنگامی صورت حال سے بڑھ کر ہنگامی صورت حال تک پہنچ گئی۔ بھتیجے اور بیوہ کی زندگی کے دوران مذکورہ سبھا کو پندرہ روپے ماہانہ ملتے تھے۔ وصیت کرنے والے یا اس کے بھتیجے کی کوئی اولاد نہ ہونے کی صورت میں، ہدایت یہ تھی کہ مذکورہ سبھا کو پچاس روپے ماہانہ ملنے چاہئیں۔ اس ہنگامی صورت حال میں نہ صرف مذکورہ سبھا بلکہ اس کی جگہ لینے والے کسی بھی دوسرے ادارے کو مذکورہ رقم ملے گی۔ یہ بھی ذکر کیا گیا کہ یہ رقم صرف اوٹر پارہ اسکول میں پڑھنے والے اوٹر پارہ کے غریب لڑکوں کی اسکول کی فیس ادا کرنے کے لیے خرچ کی جانی چاہیے اور جن کے والدین یا سرپرستوں کے پاس اپنی اسکول کی فیس ادا کرنے کا ذریعہ نہ ہو۔ آخری ہنگامی صورت حال کے واقع ہونے پر، یعنی وصیت کرنے والا اور اس کا بھتیجا دونوں بغیر اولاد کے مر جاتے ہیں، اس کے قانونی وارثوں نے جائیداد کو خالص آمدنی کے نصف حصے کی ادائیگی کے تابع مذکورہ سبھا یا کسی بھی ادارے کو لے لیا جو اس کی جگہ لے سکتا ہے۔ مذکورہ رقم اس طرح ادا کرنے کی ہدایت کی گئی تھی: " اوٹر پارہ اسکول میں پڑھنے والے اوٹر پارہ کے غریب لڑکوں کی اسکول کی فیس کی ادائیگی میں پچاس روپے ماہانہ اور باقی، اگر کوئی ہو تو، اوٹر پارہ کے رہائشی یا بنگال کے ایسے افراد کو اسکالرشپ کے طور پر جو کلکتہ یونیورسٹی کا داخلہ امتحان پاس کرنے کے بعد عملی زراعت یا کیمسٹری یا

میکینکس سیکھنا چاہتے ہیں۔" فی الحال یہ عام بات ہے کہ وہ تمام رشتے دار جن کے لیے وصیت میں مقدمے کی سماعت کی گئی تھی انتقال کر گئے، کہ وصیت کرنے والے کے بھتیجے کی کوئی بیٹیاں نہیں ہیں اور یہ کہ ایوان واحد ادارہ ہے جو وصیت کے تحت فراہم کردہ رقم وصول کرنے کا حقدار ہے۔ لہذا، ہم صرف اس سوال سے فکرمند ہیں کہ آیا آخری ہنگامی صورتحال کے پیش آنے پر، پہلے مدعا علیہ کے حق میں ٹرسٹ بنایا گیا تھا یا نہیں، یعنی وصیت کرنے والے کے پاس کوئی اولاد نہیں ہے اور اس کے بھتیجے کے پاس کوئی بیٹا نہیں ہے۔ اس واقعے کے ہونے پر جائیداد اس کے قانونی وارثوں کے پاس چلی گئی۔ جب اس مرحلے پر پہنچا تو وصیت کرنے والا خیراتی کاموں میں زیادہ دلچسپی رکھتا تھا بجائے اس کے کہ ان لوگوں کے لیے انتظام کرے جن سے اسے پیار اور پیار تھا۔ یہ رقم سبھا یا کسی دوسرے ادارے کو ادا کی جاتی تھی جو اس کی جگہ لے سکتا تھا۔ مزید یہ کہ ایک ہدایت تھی کہ مذکورہ رقم مخصوص خیراتی مقاصد کے لیے خرچ کی جائے۔ خیراتی مقصد کی شکست سے بچنے کے لیے سمت کو لچکدار شکل میں رکھا گیا تھا۔ خیراتی ادارے کو مستقل تصور کیا گیا تھا اور یہ ضروری تھا کہ رقم کی باقاعدہ ادائیگی کو یقینی بنایا جائے۔ لہذا، یہ واضح ہے کہ وصیت کے تحت، مذکورہ ہنگامی صورتحال کے پیش آنے پر، وصیت کرنے والے کا واضح ارادہ تھا کہ اس کے قانونی وارث باقاعدگی سے پہلے مدعا علیہ کو خالص آمدنی کا نصف ادا کریں تاکہ مخصوص خیراتی ادارے مستقل طور پر انجام دیے جا سکیں۔ اس مقصد کو حاصل نہیں کیا جائے گا اگر پہلے مدعا علیہ کو جائیداد پر الزام کے ساتھ قرض دہندہ کے عہدے پر رکھا گیا ہو جس میں قانونی وارثوں کو وراثت میں دی گئی جائیداد کی قیمت کے لیے کسی حقیقی خریدار کے ذریعے الزام کو شکست دینے کا امکان ہو۔

فاضل وکیل نے اس حقیقت پر زور دیا کہ وصیت کے تحت پہلے مدعا علیہ کو رقم مخصوص مقاصد کے لیے خرچ کرنی پڑتی تھی نہ کہ قانونی وارثوں کے لیے اور دلیل دی کہ پہلا مدعا علیہ قانونی وارثوں سے موصول ہونے والی رقم کے سلسلے میں ٹرسٹی کے عہدے پر ہو سکتا ہے، لیکن قانونی وارث خیراتی ادارے کے حوالے سے ٹرسٹی نہیں تھے۔ سوال یہ نہیں ہے کہ آیا قانونی وارث، یا پہلا مدعا علیہ، پہلے مدعا علیہ کے ہاتھ پہنچنے کے بعد فنڈ کے حوالے سے ٹرسٹی ہیں؛ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا قانونی وارث، جائیداد کے مالکان کی حیثیت سے، خیراتی مقاصد کے لیے مذکورہ رقم ادا کرنے کی مخلصانہ ذمہ داری کے تحت تھے۔ حالات کا خیال رکھنا۔ اس وقت دیکھا گیا جب آخری ہنگامی صورتحال پیش آئی، عطیہ دہندگان کو ادا کی جانے والی اتار چڑھاؤ والی رقم، خیراتی ادارے کی مستقل نوعیت اور وصیت کرنے والے کا اعلان کردہ ارادہ کہ وہ مذکورہ خیراتی مقصد کو پورا کرنے کے لیے خالص آمدنی کا نصف تک ادا کرے، ہم یہ مانتے ہیں کہ قانونی وارثوں نے وصیت کرنے

والے کی جائیداد کو الزام کے بجائے اعتماد کے تابع کر دیا۔

اس اپیل میں کوئی اور سوال پیدا نہیں ہوتا۔ مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پر، ہم یہ مانتے ہیں کہ ہائی کورٹ کا نتیجہ درست ہے۔ نتیجے میں، اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ مسترد کر دی جاتی ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2024.05.09 16:07
I am the author of this document